سودہ کچھ حالت ہی انکی اُن دل افگاروں کے بیچ

سر چلے جاتے ہیں نیزوں پر انھوں کے گرد پیش
کوئی تو فرزند اُنھیں سے کسو کا کوئی خویش
دیکھ دیکھ اُنکے تئیں ہوتے ہیں دونی سینہ ریش
بس سخن سے اُن غریبوں کو لگے ہے دل پہ نیش
بولتے جاتے ہیں ملعون نیزہ برداروں کے بیچ

یا رسول اللہ ہوں ایسے مسلمان ناپدید
گر امام سجدہ لوٹے اُس کو کہتے ہیں شہید
اور یوں ماریں امام دین کو یہ بے پیر یزید
میں جو کچھ دیکھا تو اُنکے بھی ہیں بدتر یہ پلید
جد و آبا سے ہی گردن اُنکی زناروں کے بیچ

جور فرزندوں پہ میرے کر دکھایا ہے مجھے
مجھ جگر گوشوں کے ماتم میں بٹھایا ہے مجھے
خون کے آنسو سے لعینوں نے رولایا ہے مجھے
جوں انھوں نے آتش غم سے جلایا ہے مجھے
اُنکو بھی جلتے دکھا دوزخ کے انگاروں کے بیچ

نوحہ جنت میں غرض کرتی تھیں یوں خیر النسا
رات دن سن سن کے روتے تھے تمام ارض و سما
دو جہاں سے کم نہ ہوگی تا قیامت یہ عزا
سودا تو اس غم میں دل بیمار رکھیگا جو سدا
حشر میں اُسکو رکھیں گے تعزیہ داروں کے بیچ

ایضاً مرثیہ مخمس ترجیع بند حضرت

دل خیر النسا جس دم کرا ہا
نبی سے یوں علیؓ بولے کہ شاہا
طریق دین جو امت نے نباہا
اُسے میں کیا کہوں عالم پناہا
فآہاً ثم آہاً ثم آہا

ہمارے واسطے یہ ظلم بے حد
بباطن نیک ہے ظاہر میں ہو بد
ولے گذرے ہے اتنا لیکن جد بد
عمل ایسا ہو اہل دین سے سرزد
فآہاً ثم آہاً ثم آہا

حسینا تھا جو میرے دل کا آرام
پہ چلے ہے اُسپہ تیغ خون آشام
یہ یہ غم ہے کہ نبیوں میں ہو یوں نام
محمدؐ سے کی اُمت اور یہ کام
فآہاً ثم آہاً ثم آہا

سر اُسکا خنجر کیں سے جدا کر
وہ ظالم لے گئے نیزے چڑھا کر

لہو مین رہ گیا تن تلملا کر
کرین یہ کچھ تری امت کہا کر

فآہا ثم آہا ثم آہا

نہ تھا عالم مین کچھ پانی کا توڑا
نہ قطرہ حلق مین اُس کے نچوڑا
پر اُنکو نے بہت پہونچا نہ تھوڑا
پہ دنیا کے لیے منھ دین سے موڑا

فآہا ثم آہا ثم آہا

شہا اُن کو حدیث من ترا آئی
نہ آیا رحم دیکھ اُس کی جوانی
ہوئی کیا خواب غفلت کی کہانی
دیا ذرہ نہ وقت ذبح پانی

فآہا ثم آہا ثم آہا

نواسا جس کو پیغمبر کا جانین
لگین سر اُس کا آگے وہ کٹائین
کرین عضو اُسکے نیزونکے نشانین
مسلمان ہو کے بات اُنکی نہ مانین

فآہا ثم آہا ثم آہا

نہ چھوڑا خویش ہی اُس کا نہ بھائی
رہا عابد سو طوق اُنکو پنہائی
لیے تیغ ستم سے رانی کائی
حیا ذرہ نہ تیرے منھ سے آئی

فآہا ثم آہا ثم آہا

سر اُسکا نیزے کے اوپر علم ہو
وہ جنکے آگے تیرا ہوش و دم ہو
سوار اونٹونپہ بے پالان حرم ہو
اُنھون کے ہاتھ اُنپر یہ ستم ہو

فآہا ثم آہا ثم آہا

نہ تھے جس پردے کے وہ محرم راز
سو ویسے پردگین جلتے تھے دمساز
ملکا جو عرش پہ کرتے تھے پرواز
سنی اُنکی کبھی وانا کس نے آواز

فآہا ثم آہا ثم آہا

کہین باہم ہو کشت و خون کی صحبت
تری عترت اُنکی تو لازم تھی عزت
تو مستورات کا ہے پاس با حرمت
گئی قوم عرب سے اتنی غیرت

فآہا ثم آہا ثم آہا

رضائے حق ہین ہر دم ہے منظور
عمل پہ کر گئے ایسا یہ مقہور
ہم اس عالم سے بھی ہین شاد و مسرور
بڑے اعمال سے جنکے عفو سے دور

فنا ہا ثم آ ہا ثم آ ہا

ہمیں تو ہے بقا میں فنا میں
خوشی سب طرح تسلیم و رضا میں
اجل ہے زندگی راہ خدا میں
برا انکا حال کیا روز جزا میں

فنا ہا ثم آ ہا ثم آ ہا

بیان اس جور کا کب تک کروں میں
بجز حرف تاسف کیا کہوں میں
ستم کا انکے کیونکر حرف دوں میں
کف افسوس یوں کب تک ملوں میں

فنا ہا ثم آ ہا ثم آ ہا

یہ حرف اے مہربان سرور تو جس دم
لگے آپس میں لگ از شدت غم
سنے شیر خدا کے منہ سے باہم
یہی کہتے تھے رو رو مثل شبنم

فنا ہا ثم آ ہا ثم آ ہا

مرثیہ مخمس ترجیع بند

بولے جو پوچھا میں ابھی کیوں نہیں ہے تجکو چین
تشنہ لب مارا ہے شقیون نے نبی کا نور عین
یوں لگا کہنے وہ مجھسے کیا کہوں میں تجھسے بین
جس طرف دیکھا جہانمیں ہے یہی اب شور و شین

واحسینا واحسینا واحسین

جسکو دیکھو بھر رہی خون جگر کی ہر پلک
آج ماتم ہو رہا ہے لے زمین سے تا فلک
خاک سر پر کرتے ہیں مومن کہ دکھ کا [illegible]
سینہ کر کر کوٹتے ہیں آدم و جن و ملک

واحسینا واحسینا واحسین

تن تو انکا رن میں ہے آلودہ گرد و غبار
اہل بیت اونٹو نپہ گرد انکے ہیں ذی محمل سوار
سر لیے جاتے ہیں نیزے پر لعین نابکار
ہر قدم کہتے چلے جاتے ہیں رو رو زار زار

واحسینا واحسینا واحسین

اس سفر کے دیکھیے عالم ہو گیا نر راہ کا
یوں حرم جاتا ہے اونٹو نپر رسول اللہ کا
کچھ بجز خون جگر توشہ نہیں ہے راہ کا
یہ سخن ہے آج پیغمبر کے ہر دل خواہ کا

واحسینا واحسینا واحسین

چہرے کا ہر اک کے غم سے ہو رہا ہے رنگ زرد
پڑ رہی ہے گرد راہ کی سر پہ سبھنے خاک گرد